36619-حج میں عورتوں کی خصوصیات

سوال

میں ان شاء اللہ اس برس حج کرنے کا عزم رکھتی ہوں لھذا میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے کچھ ایسی نصیحتیں اورراھنمائی فرمائیں جوحج میں مجھے نفع دیں ، اورمیں ایک سوال بھی کرنا چاہتی ہوں :
کیا حج میں عورتوں کوکچھ ایسی خصوصیات حاصل ہیں جوانہیں مردوں سے ممتاز کرتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

میں اپنی مسلمان بہن کومکہ مکرمہ جاکر فریضہ حج کی ادائیگی کے عزم پر مبارکباد دیتا ہوں ، یہ فریضہ بہت سی عورتوں سے غائب ہے جن میں سے بعض عورتیں تواس سے ہی غافل ہیں کہ ان پر بھی حج فرض ہے ، اور بعض عورتیں یہ توجانتی ہیں کہ ان پر حج فرض ہے لیکن وہ لیت ولعل سے کام لیتی ہوئی باربارٹالتی رہتیں کہ بعد میں حج کرلیں گی حتی کہ انہیں اچانک موت آدبوچتی ہے اورانہوں نے حج نہیں کیا ہوتا ۔

اور بعض عورتیں توحج کے متعلق کچھ جانتی تک نہیں جس کی بنا پر وہ ممنوعہ اورحرام میں پڑجاتی ہیں ، اور بعض اوقات توان کا حج باطل ہوجاتا ہے لیکن انہیں کچھ شعورہی نہیں ہوتا ، اللہ تعالی ہی مددگار ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب سے اپنے بندوں پرحج فرض ہے اوریہ دین اسلام کا پانچواں رکن ہے اور عورت کا جھاد بھی ہے ؟ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کوفرمان ہے :

(تم عورتوں کا جھاد حج ہے) اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

میری مسلمان بہن جوعورت بھی حج کا ارادہ کرے اس کے لیے یہ چند ایک ھدایات اور نصیحتیں اوراحکام ہیں جوحج کوشرف قبولیت اوراسے حج مبرور بنانے میں مددگارومعاون ثابت ہونگی :

اورحج مبرور کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اس ثواب جنت کے علاوہ کچھ نہیں) متفق علیہ ۔

1- کسی بھی عبادت کے صحیح اوراس کی قبولیت کے لیے اخلاص نیت شرط ہے کہ وہ عمل خالص اللہ تعالی کے لیے کیا جائے اورحج بھی ایک عبادت ہے ، اس لیے آپ اپنے حج میں اللہ تعالی کے لیے اخلاص پیدا کریں اورریاء کاری ودکھلاوے سے اجتناب کریں کیونکہ یہ عمل تباہ کرکے رکھ دیتا ہے اور سزا کا مستحق ٹھراتا ہے ۔

2- عمل کے صحیح اوراس کی قبولیت کی دوسری شرط یہ ہے کہ وہ عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اورطریقہ کے مطابق ہونا چاہیے ، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

اور یہ ایسی چیز ہے جو آپ کو اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ آپ احکام حج کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت کے مطابق سیکھیں اور اس میں آپ ایسی مفید کتابوں سے مدد وتعاون لیں جو کتاب وسنت کے صحیح دلائل پر مشتمل ہوں ۔

3- آپ شرک اصغر اور شرک اکبر اور ہر قسم کی معاصی وگناہوں سے بچ کر رہیں ، کیونکہ شرک اکبر تو دین اسلام سے خارج اور اعمال کو تباہ کر کے رکھ دیتا اور سزا کا مستحق ٹھراتا ہے بلکہ واجب کر دیتا ہے ، اور شرک اصغر اعمال کو تباہ اور سزا کو واجب کرتا ہے ، اور معاصی وگناہ سزا کا مستحق ٹھراتے ہیں ۔

4- کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج یا کسی اور غرض کے لیے محرم کے بغیر سفر کرے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کوئی عورت بھی محرم کے بغیر سفر نہ کرے) متفق علیہ ۔

اور محرم میں خاوند اور ہر وہ مرد شامل ہے جو کسی رشتہ یا رضاعت یا سسرالی رشتہ کی بنا پر عورت کے لیے دائمی حرام ہو ، اور عورت پر حج کے وجوب کے لیے محرم کا ہونا شرط ہے ، لھذا اگر کسی عورت کا کوئی محرم نہیں جس کے ساتھ وہ سفر کر سکے تو اس پر حج واجب نہیں ہوتا ۔

5- عورت جن کپڑوں میں بھی چاہے احرام باندھ سکتی ہے چاہے وہ لباس سیاہ ہو یا کسی اور رنگ کا ، لیکن اس میں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ لباس بے پردگی اور شھرت کا باعث نہ ہو اور ایسے لباس سے اجتناب کرنا چاہیے جو بے پردگی اور شھرت کا باعث ہو مثلا تنگ اور باریک اور چھوٹا اور پھٹا ہوا اور کڑھائی والے لباس ، اور اسی طرح عورت پر واجب ہے کہ وہ ایسے لباس سے بھی اجتناب کرے جو مردوں کے مشابہ ہو یا وہ لباس جو کفار کے لباسوں میں شامل ہوتا ہو ۔

یہاں سے ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ بعض عام لوگوں کا عورتوں کے احرام کے لیے خاص رنگ مثلا سبز یا سفید رنگ کا لباس مخصوص کرنے کی کوئی دلیل نہیں بلکہ یہ ایجاد کردہ بدعات میں شامل ہے ۔

6- احرام والی عورت کے لیے احرام کی نیت کر لینے کے بعد ہر قسم کی خوشبو لگانی حرام ہے چاہے وہ بدن میں لگائی جائے یا کپڑوں میں ۔

7- احرام والی عورت کے لیے سر یا بدن کے کسی بھی حصہ کے کسی بھی طریقہ سے بال اتارنے حرام ہیں اور اسی طرح ناخن کاٹنے بھی حرام ہیں ۔

8- احرام والی عورت پر نقاب اور برقع اور دستانے پہننے حرام ہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(عورت نہ تو نقاب پہنے اور نہ ہی دستانے) صحیح بخاری ۔

9- احرام والی عورت احرام کی حالت میں اپنا چہرہ اور اپنے ہاتھ اجنبی مردوں کے سامنے ننگا نہیں کریں گی ، باوجود اس کے کہ نقاب اور دستانے احرام کی ممنوعہ چیزوں میں سے ہیں ، اور چہرہ اور ہاتھ اس لیے ننگا نہیں کرے گی کہ عورت کے لیے اپنا چہرہ اور ہاتھ کسی بھی چیز کے ساتھ چھپانا ممکن ہے مثلا کپڑے اور اوڑھنی وغیرہ کے ساتھ ۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں اور ہمارے قریب سے قافلہ والے گزرتے اور جب وہ ہمارے قریب ہوتے تو ہم میں سے ایک اپنی اوڑھنی اپنے سر سے چہرہ پر لٹکا لیتی ، اور جب وہ ہم سے آگے نکل جاتے تو ہم اسے ننگا کر لیتی تھیں ۔

اسے ابوداود نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے جلباب المراۃ المسلمۃ میں صحیح قرار دیا ہے ۔

10- بعض عورتیں جب احرام باندھتی ہیں تووہ اپنے سروں پگڑیوں کے مشابہ یا کوئی اور بلند چیز رکھتی ہیں تاکہ اوڑھنی یا کپڑا ان کے چہرہ سے نہ لگے ، اور یہ ایسا تکلف ہے جس کی کوئی ضرورت نہیں ، کیونکہ احرام والی عورت کے چہرہ کو کپڑا لگنے میں کوئی حرج نہیں ۔

11- احرام والی عورت کے لیے سلوار قمیص اور پاؤں میں جرابیں اور سونے کے کنگن ، انگوٹھی اور گھڑی وغیرہ وغیرہ پہننی جائز ہیں ، لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ حج اور اس کے علاوہ بھی غیر محرم مردوں سے اپنی زینت والی اشیاء چھپا کر رکھے ۔

12- بعض عورتیں حج یا عمرہ کے ارادہ سے جب میقات سے گزرتی ہیں اور انہیں ماہواری آئی ہوئی ہو تو بعض اوقات اس گمان سے احرام نہیں باندھتی کہ حیض سے طہارت و پاکیزگی احرام کے لیے شرط ہے ، اور وہ اسی وجہ سے احرام کے بغیر ہی میقات تجاوز کر جاتی ہیں جو کہ واضح اور صریح غلطی ہے ، کیونکہ حیض احرام کے لیے مانع نہیں ہے ۔

لھذا حائضہ عورت احرام باندھے گی اور حاجی کے سارے اعمال کرے گی لیکن صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی بلکہ طواف حیض سے پاک صاف ہونے تک مؤخر کر دے گی ، اور اگر حائضہ عورت نے احرام مؤخر کر دیا اور احرام کے بغیر ہی میقات تجاوز کر لیا تو اس کے لیے میقات پر واپس جانا واجب ہے تاکہ وہ میقات سے احرام باندھ سکے ، اور اگر وہ میقات پر واپس نہیں جاتی تو واجب ترک کرنے کی بنا پر اس کے ذمہ ایک دم لازم ہوگا ۔

13- اگر عورت کو حج یا عمرہ مکمل نہ کر سکنے کا خدشہ اور خوف ہو تو اس کے لیے شرط لگانی جائز ہے لھذا وہ مندرجہ ذیل الفاظ کہے گی :

(إن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني) اگر مجھے کسی روکنے والے نے روک دیا تو میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک دے ۔

لھذا اگر کوئی ایسا عذر پیش آجائے تو اس کے حج کو مکمل کرنے میں مانع ہو تو وہ حلال ہو جائے گی اور اس پر کچھ بھی لازم نہیں آئے گا ۔

14- اعمال حج یاد رکھیں :

اول : جب یوم ترویہ ہو جو کہ ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوتی ہے آپ غسل کریں اور احرام باندھ کر مندرجہ ذیل تلبیہ کہیں :

(لبيك اللهم لبيك ، لبيك لا شريك لك لبيك ، إن الحمد والنعمة لك والملك ، لا شريك لك) اے اللہ میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ، تیری ہی تعریف اور نعمت ہے اور بادشاہی بھی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں ۔

دوم : منی جائیں اور ظہر ، عصر مغرب ، عشاء اور فجر کی نماز قصر کر کے اپنے اپنے وقت میں جمع کیے بغیر ادا کریں ۔

سوم : جب نو ذوالحجہ کا سورج طلوع ہو جائے تو میدان عرفات روانہ ہو جائیں ، اور وہاں ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں ہی جمع کر کے ادا کریں اور میدان عرفات میں غروب آفتاب تک دعائیں اور ذکر واذکار اور توبہ واستغفار کرتی رہیں ۔

چہارم : جب نو ذوالحجہ کا سورج غروب ہو جائے تو میدان عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائیں اور مغرب و عشاء کی نماز مزدلفہ میں جمع اور قصر کر کے ادا کریں اور نماز فجر تک وہیں رہیں اور فجر کی نماز کے بعد اچھی طرح سفیدی ہونے تک ذکر واذکار اور دعا میں مشغول رہیں ۔

پنجم : عید والے دن مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے قبل ہی منی روانہ ہو جائیں اور منی پہنچ کر مندرجہ ذیل اعمال بجالائیں :

ا۔ جمرہ عقبہ (بڑے ستون) کو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہیں ۔

ب- سورج اونچا ہونے کے بعد قربانی کریں ۔

ج- اپنے سر کے بال انگلی کے پورے کے برابر کاٹیں ۔ (تقریبا دو سینٹی میٹر) ۔

د- مکہ جا کر طواف افاضہ کریں اور اگر آپ حج تمتع کر رہی ہوں تو طواف کے بعد صفا مروہ کے مابین سعی بھی کریں ، یا پھر اگر آپ حج مفرد یا حج قران کر رہی ہیں اور آپ نے طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تھی تو پھر دس ذوالحجہ کو طواف کے بعد سعی کریں ۔

ششیم : اگر آپ تاخیر کرنا چاہیں تو گیارہ ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں ماریں اور اگر منی سے جلدی واپس آنا چاہیں تو گیارہ اور بارہ کو زوال کے بعد جمرات کو کنکریاں ماریں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ راتیں بھی منی میں بسر کرنا ہونگی ۔

ہفتم : جب آپ اپنے ملک اور گھر واپس جانا چاہیں تو بیت اللہ کا طواف وداع کریں تو اس طرح حج کے اعمال پورے ہوجائیں گے ۔

15- عورت تلبیہ کہنے میں آواز بلند نہیں کرے گی بلکہ وہ صرف اتنی آواز میں تلبیہ کہے گی جو وہ خود ہی سن سکے یا پھر اس کے اردگرد عورتیں سنیں اور اس کی اواز غیر محرم اجنبی مردوں تک نہیں پہنچنی چاہیے تا کہ فتنہ سے بچے اور مرد اس کی جانب متوجہ اور ملتفت نہ ہوں ، اور تلبیہ کا وقت احرام باندھنے سے لیکر یوم النحر (عید کے دن) جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک رہتا ہے ۔

16- جب طواف کے بعد اور صفا مروہ کی سعی کرنے سے قبل عورت کو ماہواری شروع ہوجائے تو وہ باقی مناسک کو مکمل کرتے ہوئے سعی کرے گی اگرچہ وہ حیض کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو کیونکہ سعی کے لیے طہارت کی شرط نہیں بلکہ طواف کے لیے طہارت شرط ہے ۔

17- عورت کے لیے مانع حیض گولیاں استعمال کرنا جائز ہیں تا کہ وہ مناسک کو ادا کر سکے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اگر یہ گولیاں اس کے لیے کسی ضرر و نقصان کا باعث نہ ہوں ۔

18- حج کے مکمل اعمال میں آپ مردوں میں رش کرنے سے اجتناب کریں اور خاص کر طواف میں حجر اسود اور رکن یمانی کے قریب مردوں سے دور رہیں ، اور اسی طرح صفا مروہ کی سعی اور جمرات کو کنکریاں مارتے وقت بھی ، بلکہ آپ ان کاموں کے لیے ایسے اوقات اختیار کریں جب رش کم اور وہاں ازدھام نہ ہوتا ہو ، کیونکہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ مردوں سے ہٹ کر ایک کنارے بیت اللہ کا طواف کیا کرتی تھیں ، اور اگر حجر اسود یا رکن یمانی کے پاس ازدھام ہوتا تو وہ اس کا استلام بھی نہیں کرتی تھیں ۔

19- عورت کے لیے طواف میں رمل نہیں اور نہ ہی وہ سعی میں تیز دوڑے گی ، رمل یہ ہے کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں تیز تیز چلا جائے ، اور سعی میں سبز ستونوں کے مابین دوڑنے کو رکض کہا جاتا ہے اور یہ مردوں کے لیے سعی کے سب چکروں میں دوڑنا سنت ہے ۔

20- آپ اس چھوٹی سی کتاب سے بچ کر رہیں : یہ چھوٹی سی کتاب بعض بدعتی دعاؤں پر مشتمل ہے اور اس میں طواف اور سعی کے ہر چکر کی علیحدہ علیحدہ دعا درج ہے جس کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں ملتی ، لھذا طواف اور سعی میں انسان کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کی ہر وہ دعا مشروع ہے جو وہ کرنا چاہے کر سکتا ہے ، اور اگر وہ دعا مانگی جائے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو یہ بہتر اور افضل ہے ۔

21- حائضہ عورت کے دعاؤں اور شرعی اذکار کی کتب پڑھنی جائز ہیں ، اگرچہ ان میں قرآنی آیات بھی ہوں ، اور اس کے لیے قرآن مجید کو چھوئے بغیر قرآن کی تلاوت بھی جائز ہے ۔

22- آپ اپنے جسم کا کوئی حصہ ننگا کرنے سے اجتناب کریں : اور خاص کر ان جگہوں پر جہاں آپ کو مرد دیکھ رہے ہوں مثلا عام وضوء والی جگہوں پر کیونکہ بعض عورتیں اس بات کا کوئی خیال نہیں رکھتی کہ قریب مرد بھی موجود ہیں لھذا وضوء کرتے وقت عورت کی وہ جگہیں بھی ننگی ہوجاتی ہیں جن کا ننگا کرنا جائز نہیں مثلا پنڈلیاں اور دونوں بازو وغیرہ اور بعض اوقات تو وہ

اپنے سر سے کپڑا بھی اتار دیتی ہے جس کی وجہ سے سر اور گردن ننگی ہوجاتی ہے ، اور یہ سب کچھ حرام ہے اور جائز نہیں ، اور اس میں اس عورت کے لیے بھی اور دوسرے مردوں کے لیے بھی عظیم فتنہ کا باعث ہے ۔

23- عورتوں کے لیے نماز فجر سے قبل مزدلفہ سے منی روانہ ہونا جائز ہے ، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں اور خاص کر کمزور و ناتواں عورتوں کو چاند غائب ہونے کے بعد رات کے آخری حصہ میں مزدلفہ سے منی روانہ ہونے کی اجازت دی ہے تا کہ وہ رش سے قبل ہی جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار سکیں :

صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے کہ سودہ رضی اللہ تعالی عنہا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات لوگوں سے قبل ہی روانہ ہونے کی اجازت طلب کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت فرما دی کیونکہ وہ بھاری جسم کی عورت تھیں ۔

24- جب عورت کا ولی یہ دیکھے کہ جمرہ عقبہ کے پاس بہت زیادہ ازدھام ہے اور اس کے ساتھ والی عورتوں کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے تو اس کے لیے جمرہ عقبہ کی رمی رات تک کے لیے مؤخر کرنا جائز ہے ، لھذا عورتوں کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ رمی میں تاخیر کر لیں تا کہ ازدھام میں کمی پیدا ہوجائے یا ختم ہوجائے اور اس تاخیر پر ان کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا ۔

اور اسی طرح ایام تشریق کے تینوں ایام میں بھی رمی کرتے وقت عورتیں عصر کے بعد رمی جمرات کر سکتی ہیں کیونکہ اس وقت رش میں بہت زیادہ کمی پیدا ہوچکی ہوتی ہے کیونکہ اس کا مشاھدہ بھی کیا گیا ہے ، اور اگر اس وقت بھی ممکن نہ ہو تو پھر رات تک رمی مؤخر کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ۔

25- بچے بچے :

کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کو جماع یا مباشرت کرنے دے جب تک وہ مکمل طور پر حلال نہیں ہوجاتی اور تین امور کرنے پر مکمل حلال ہوگی :

اول :: جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارنا ۔

دوم : بالوں کو انگلی کے ایک پورا کے برابر کاٹنا (تقریبا دو سینٹی میٹر)

سوم : حج کا طواف (طواف افاضہ) کرنا ۔

* لھذا جب عورت یہ تینوں کام اکٹھے کر لے تو اس کے لیے وہ سب اشیاء حلال ہوجائیں گی جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھیں حتی کہ جماع بھی ، اور اور ان میں سے دو عمل کیے تو جماع کے علاوہ باقی سب کچھ حلال ہوگا ۔

26- عورت کے لیے بال کاٹتے وقت غیر محرم مردوں سامنے بال ننگے کرنے جائز نہیں جیسا کہ بہت سی عورتیں سعی والی جگہ میں اس کی مرتکب ہوتی ہیں ، کیونکہ بال بھی ستر میں شامل ہیں جن کا کسی بھی اجنبی مرد کے سامنے ننگا کرنا جائز نہیں ۔

27- مردوں کے سامنے سونے سے اجتناب کریں : ہم نے مشاھدہ کیا ہے کہ وہ عورتیں جو اپنے گھر والوں کے ساتھ خیمہ میں رہائش لینے یا کسی ایسی چیز کے بغیر حج کرتی ہیں جو انہیں لوگوں کی آنکھوں سے چھپا کر رکھیں تو وہ راستوں میں ہی فٹ پاتھ پر اور پلوں کے نیچے اور مسجد خیف میں مردوں میں ہی گھل مل کر یا مردوں کے قریب سوتی ہیں ، جو بہت بڑی برائی اور منکر ہے جس سے رکنا واجب ہے اور اسے ختم کرنا ضروری ہے ۔

28- حائضہ اور نفاس والی عورت پر طواف وداع نہیں ہے جو کہ شریعت مطہرہ کی عورتوں کے لیے تخفیف اور آسانی ہے، لھذا حائضہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ طواف وداع کیے بغیر ہی اپنے اہل وعیال کے ساتھ واپس جا سکتی ہے۔

مسلمان عورت تجھے اللہ سبحانہ وتعالی کی تعریف اور اس آسانی اور نعمت پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

واللہ اعلم.